طنز و مزاح

بلا عنوان

تحریر: بوعلی

پاکستان دنیا کا شاید واحد ملک ہے جس کی فضا اس قدر آزاد اور خود مختار ہے کہ جہاں انسان جب چاہے، جہاں چاہے، جیسا چاہے کام کر سکتا ہے۔ نہ تو اس پر اخلاقی پابندی ہے نہ ملکی قانون اس کے راستے میں رکاوٹ ہے اور نہ ہی شریعت اس کا راستہ روکتی ہے۔ قانون کی پاسداری کرنے والا بے وقوف تصور ہوتا ہے۔ اخلاقی پابندی لگانے والا بزدل کے زمرے میں آتا ہے۔ اور شرعی عذر تراشنے والا صوفی کہلاتا ہے۔ وہ شخص بڑا ہی معزز معتبر اور قابل صد احترام ہے جو قانون شکنی کرتا ہے، سرخ بتی پر چوک سے گزرتا ہے، بیچ چوراہے ریڑھی لگاتا ہے۔ قبرستان یا پبلک پارک پر قبضہ کر کے مکان بناتا ہے، وہ اپنے علاقے کا سرپنچ اور بلا شرکت غیر سردار ہے۔

یہ پاکستان ہی ہے جہاں راتوں رات گلی محلے میں عوامی خدمت سے سرشار لوگ سکول کھول لیتے ہیں۔ یہ پاکستان ہی ہے جہاں عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے رحم و کرم پر عوام آخرت کا سفر آسانی سے اختیار کرتے ہیں۔ یہ پاکستان کا اعزاز ہے کہ ہر تیسرا شخص جرنلسٹ ہے اور پرانی سے پرانی گاڑی پر پریس کا بورڈ لگا کر پولیس کا طراہ نکالتی ہے۔ دینا میں لوگ دیکھا دیکھی کام کرتے ہیں۔ لیکن یہاں بے دیکھے بھی اتنا کام ہوتا ہے۔ کہ اگر ماکھے نے مرغی خانہ کھول لیا تو پورا محلہ چوزوں کا کاروبار شروع کرتا ہے اگر بوٹے نے صابن کی فیکٹری بنائی تو صابن کا نام رکھنے کیلئے بھیڑ صابن، بکری صابن وغیرہ کی طویل لائن لگ جاتی ہے۔ صابن وافر ہوتا ہے لیکن نام ختم ہو جاتا ہے۔

جنرل ضیاء الحق مرحوم نے دینی مدارس کی حوصلہ افزائی فرمادی، جدھر دیکھو مدرسوں کی بھر مار نظر آتی ہے۔ دو مرلوں سے پانچ مرلے، یا کنال سے دو ایکٹر تک پھیلے یہ ادارے قرآن حفظ سے لیکر اعلیٰ تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔ کسی سے سن لیا کہ مدارس میں پرانا نظام رائج ہے اسے اور بالنگ کی ضرورت ہے لہذا البعض نے سائنس اور انگریزی کے اضافے سے ماڈرن بنالیا۔ اور دعویٰ ہونے لگا کہ یہ بوریا نشین اب مولوی کم ڈی سی زیادہ، حافظ تھوڑے ایس ایس پی زیادہ لگیں گے۔ یہ ڈائریکٹ حوالدار بھرتی ہونگے۔ وقت کے مجسٹریٹ شہر کی مرکزی مسجد کے خطیب، اور چیف آف آرمی سٹاف، بیک وقت تھری ان ون یعنی جنرل + شیخ الحدیث + چندہ مانگنے والے سفیر ہونگے۔ یہ وقت کے شیخ چلی بڑے خوش ہیں کہ آنے والا کل ان کی دسترس میں ہوگا۔ کیونکہ دینی سیاسی، عسکری قیادت ان کی پیدا کردہ ہوگی اور وہ سر جھکائے حکم کی منتظر ہو گی۔

انہیں ابھی سے روشن چمکتا دمکتا مستقبل دکھائی دیتا ہے ایک ایسا مستقبل جس میں ایس ایچ او سے لیکر آئی جی تک مجسٹریٹ سے لیکر وفاقی سیکرٹری تک ایک رنگروٹ سے لیکر جنرل تک باریش ہونگے۔ اور سجدوں کے نشانات چہروں سے عیاں ہونگے۔ موجودہ سارے مدارس بلڈوز ہونگے کیونکہ یہ فرسودہ نظام پر قائم ہیں۔ اور وقت کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ یہ تقاضے کیا ہیں؟ سبحان اللہ

اب یہ مدارس اسلحہ سازی کا کام کریں گے۔ توپ خانہ سے لیکر مارٹر گنوں، ٹینک سے لیکر طیارہ شکن توپوں کی تیاری کا کام کریں گے۔ علماء بیک وقت مفتی اور توپچی ہوگا۔ کیا مزہ آئے گا جب ان کے فتوے توپ کے ذریعے دوسروں تک پہنچیں گے۔ مدارس میں اب کیمیا گری ہوگی گیس سلنڈر بھرے جائیں گے۔ اور بیمار لوگوں کا علاج مدارس کی تیار کردہ نسخوں سے کیا جائے گا۔ یہ مدارس طب میں کمال حاصل کریں گے۔ اور ایسی ادویات تیار ہوں گی جو اذان کے ساتھ اہل محلہ کو دی جائیں گی۔ بفضل اللہ پورا محلہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے گا، جب تک باجماعت نماز نہ پڑھ لے۔ چین کی تاریخ دہرائی جائے گی۔ دشمن بغلیں کانپ جھیں کے اوران پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ نئے ہتھیار ی تیاری ہوگی اور انہیں قدیم مدارس پر آزمایا جائے گا کیونکہ آٹھ دس سال درس نظامی پڑھانے کے باوجود طلبہ کو علم کے میدان میں کورا رکھتے ہیں۔ چونکہ اصل علم تو سائنس ہے۔ جسے سائنس نہیں آتی وہ کورا ہے۔ کیونکہ انہیں لیبارٹری میں خون پیشاب اور پاخانہ ٹیسٹ کرنا نہیں آتا؟ اخبارات اور ٹیلی ویژن پر دینی مدارس کے فضلا گاتے ناچتے بھنگڑا ڈالتے نظر نہیں آتے۔ لہذا یہ جدید تقاضے پورا نہیں کرتے۔ اور جو جدید تقاضے پورا نہیں کرتے انہیں سلامت رہنے کا کیا حق ہے؟ شیخ الحدیث کہلانا مفتی بننا اور فتوی جاری کرنا امامت کروانا، اور جمعہ کے جمعہ خطبہ دینا، بھلا بھی کوئی کام ہے؟ یہ تو کام محلوں میں رہنے والے "ساجھے ماجھے" کرلیں گے۔

اصل کام تو یہ ہے کہ عقل کو استعمال کریں۔ مدارس کی جگہ جدید لیبارٹریاں قائم کریں، اسلحہ بنائیں، آتش بازی کا سامان تیار کریں۔ دنیا کو آتشیں اسلحہ سے لیس کریں۔ اور تیلی لگائیں۔ اگر

یہ کام نہ کر سکتے ہوں تو امریکہ کو دعوت دیں کہ سارے اسلحہ خانے چیک کریں۔

کیسی نکتہ آفرینی ہے کہ صالح ہونے کیلئے سائنسی علوم کا جاننا ضروری ہے۔اب ہر عالم کی جیب میں قلم کی جگہ میزائل کا ہونا شرط اول ہے۔ ماشاءاللہ

اب جدید علماء کرام کے نام اس طرح سے ہونگے۔

مولانا اللہ بخش عرف غوری میزائل ، مولانا اللہ دتہ عرف شاھین میزائل ،مولانا نور اللہ عرف کروز میزائل وغیرہ۔

عجیب بات ہے کہ ایک طرف ہم بڑے سمجھدار دکھائی دیتے ہیں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں ایک عالم کو وطیرہ حیرت میں ڈالتے ہیں لیکن دوسرے ہی لمحہ احمق ترین اور بے وقوف نظر آتے ہیں۔ دوسروں کی باتوں میں آکر اپنا حلیہ خود بگاڑتے ہیں اور اپنی حقیقی پہچان کھو دیتے ہیں۔

درج بالا تحریر ایک انتہائی فکر انگیز مضمون "میزائل اور علماء کرام" سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے جو کہ ایک معاصر ماہنامے میں بڑے اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ایسے علمی و فکری مضامین مدارس کے اجڑنے تک شائع ہوتے رہنے چاہئیں تا کہ صدقہ جاریہ میں پورا پورا حصہ مل سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رئیس الجامعہ الاسلامیہ العالمیہ اسلام آباد ڈاکٹر محمود الشافعی اور فیصل مسجد کے خطیب ڈاکٹر قطب عبدالحمید کی جامعہ سلفیہ میں آمد

اسلامی اور دینی تعلیم کے فروغ کے لئے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی خدمات قابل قدر ہیں۔اس کی حسن کارکردگی کو ہم ہمیشہ بنظر تحسین دیکھتے ہیں۔ جامعہ کے طلبہ کو اسلامی یونیورسٹی میں داخلہ دینا ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے۔ان باتوں کا اظہار انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے رئیس ڈاکٹر محمود الشافعی نے کیا۔ وہ جمعہ کی شام جامعہ میں تشریف لائے اور اساتذہ کے خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔انہوں نے جامعہ کے نصاب اور نظام کو سراہا اور کہا کہ پاکستان کے دیگر مدارس کے نصاب اور نظام کو معیاری بنانے میں جامعہ کا کردار قابل تحسین ہے۔انہوں نے نے عربی زبان' ادب اور تاریخ کو نصاب میں نمایاں کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ مسلمان اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور مل جل کر دشمنان اسلام کا مقابلہ کریں جو ہمیں فکری آزادی سے محروم کرنا چاہتے ہیں اور مسلمان کی تہذیب و ثقافت کو مغربی رنگ میں رنگنا چاہتے ہیں۔اس موقعہ پر فیصل مسجد کے خطیب ڈاکٹر قطب عبدالحمید نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے جامعہ آمد پر مسرت کا اظہار کیا اور تمام شعبوں کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ جامعہ سلفیہ کو میں نے اپنی امنگوں سے بہتر پایا ہے اور جہاں کے مدرسین اور اساتذہ کی علمی ثقاہت پر ہمیں مکمل اعتماد ہے۔جامعہ کی ترقی اور بہتر مستقبل کیلئے خصوصی دعا کی۔انہوں نے تمام منتظمین کا شکریہ بھی ادا کیا۔جو اس عظیم الشان ادارے کی دیکھ بھال کر رہے ہیں اور اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔

پرنسپل جامعہ چوہدری یٰسین ظفر نے مہمانوں کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا جو سخت گرمی میں بھی جامعہ میں تشریف لائے۔انہوں نے جامعہ کی کارکردگی تعلیمی سرگرمیوں اور مستقبل کے پروگراموں پر تفصیلی بریفنگ دی۔اس موقع پر میاں ابوبکر حمزہ' مولانا محمد یونس' الشیخ اسمٰعیل محمد' ڈاکٹر اکرم حسین علی' قاری محمد رمضان بھی موجود تھے۔

مولانا نجیب اللہ طارق صاحب کو صدمہ

حکیم عبداللہ بن مولانا عبدالمجید دینانگری گزشتہ دنوں طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ مولانا نجیب اللہ طارق مدرس جامعہ سلفیہ کے والد ماجد تھے۔آپ کا تعلق علمی گھرانے سے تھا۔آپ کے والد مولانا عبدالمجید دینانگری معروف عالم دین تھے۔ آپ کے چچا مولانا علامہ محمد یوسف کلکتوی ممتاز خطیب اور شیخ الحدیث تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں بھی حاصل کی اور بعد میں فوج میں ملازمت اختیار کی۔حکمت کی تعلیم بھی حاصل کی۔آپ ملنسار' بلند اخلاق کے مالک تھے اور بہت مہمان نواز تھے۔

آپ کے بڑے بیٹے سیف اللہ خالد انجینئر ہیں۔ دوسرے بیٹے اسد اللہ غالب سکول ٹیچر ہیں جبکہ چھوٹے بیٹے مولانا نجیب اللہ طارق جامعہ سلفیہ اور مدینہ یونیورسٹی کے فاضل ہیں اور آج کل جامعہ سلفیہ میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ کی نماز جنازہ 23 اپریل بروز بدھ بعد نماز ظہر' چھوٹی ڈی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔امامت کے فرائض شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم نے سرانجام دیئے۔نماز جنازہ میں شہر کے ممتاز علماء' شیوخ الحدیث' اساتذہ' وکلا اور تاجروں کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔

حکیم عبداللہ کی وفات پر جامعہ میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔جس میں ان کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا گیا اور بلندی درجات کیلئے دعا کی گئی۔اللہ تعالٰی مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔آمین

ادارہ

مومن بخیل نہیں ہو سکتا (حدیث)
AC
امین کیمیکلز
امپورٹ اینڈ سٹاکسٹ
Ph: 640340,634226
Mob:0303-6701190
Mob:0300-6605376
Res:634399
پروپرائٹر ایس ایم بلال امین
بالمقابل M.C.B گول کریانہ ریل بازار فیصل آباد